32715 - تجارتی غرض سے خریدی گئی زمین کی زكاۃ کیسے ادا کی جائیگی ؟

سوال

میں نے تجارتی غرض سے ایك لاكھ پندرہ ہزار ریال كی اراضی خریدی ہے اور اس پر سال مكمل ہو چكا ہے، كیا اس پر زكاۃ واجب ہوتی ہے ؟ اور اگر اس میں زكاۃ واجب ہوتی ہے تو سعودی ریال میں اس كا نصاب كیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

تجارتی غرض سے اراضی كا مالك بننا اس پر ہر برس زكاۃ واجب كرتا ہے لہذا سال مكمل ہونے پر اس زمین كی قیمت لگا كر اس قیمت سے اس كی زكاۃ نكالی جائے گی، اور اس میں زكاۃ كی مقدار اڑھائی فیصد ہے، اور یہ زكاۃ ان مصارف میں صرف كی جائے جنہیں بیان كرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا:

صدقات فقراء و مساكین اور اس پر كام كرنے والوں، اور تالیف قلب كے لیے، اور غلام آزاد كرانے كے لیے، اور مقروضوں كے لیے اور اللہ كی راہ میں، اور مسافر كے لیے ہیں، اللہ تعالی كی طرف سے فرض ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حكمت والا ہے التوبۃ (60).

اس پر متنبہ رہنا چاہیے كہ تجارتی سامان جب سونے یا چاندی یا نقدی (ریال یا ڈالر، یا دوسری كرنسی) یا كسی دوسرے سامان سے خریدا جائے تو اس كا سال اس مال كا سال شمار كیا جائے گا جس سے اس كی خریداری ہوئی ہے، اور اس بنا پر سامان كی ملكیت سےاس كا نیا سال شمار نہیں ہو گا، بلكہ جس مال سے وہ سامان خریدا گیا ہے اس پر وہ سال مكمل كیا جائے گا.

اس كی مثال یہ ہے كہ: اگر كوئی شخص رمضان المبارك میں ایك ہزار ریال كا مالك بنا تو وہ سال كا حساب شروع كرے اور پھر اس نے دوسرے سال شعبان (یعنی سال ختم ہونے سے ایك ماہ قبل) میں اس ایك ہزار ریال سے تجارتی سامان خرید لیا، تو وہ اس سامان كی زكاۃ رمضان میں ادا كرے گا، یعنی اس سامان كی ملكیت كے صرف ایك ماہ بعد، یہ اس لیے كہ سامان كا سال اس كی قیمت پر مبنی ہے جس سے اس كی خریداری ہوئی ہے.

دیكھیں: الشرح الممتع (6 / 149).

اور مستقل فتوی كمیٹی كا فتوی ہے:

" خريد و فروخت كے ليے تيار كرده اراضى ميں زكاة ماجب ہے؛ كيونكہ يہ تجارتى سامان ميں شامل ہوتى ہے، اور يہ كتاب و سنت كے زكاة واجب كرنے والے دلائل كے عموم ميں شامل ہے.

ان دلائل ميں فرمان بارى تعالى ہے:

ان كے مالوں سے صدقہ لے لو اس سے آپ انہيں پاك كرينگے اور پاكيزه بنائينگے.

اور ابو داود رحمہ اللہ تعالى نے حسن سند كے ساتھ سمره بن جندب رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہميں اس كى زكاة دينے كا حكم ديا جو ہم تجارت كے ليے تيار كريں "

جمہور اہل علم كا يہى كہنا ہے، اور حق بھى يہى ہے" اھـ

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9 / 331).

مستقل فتوى كميٹى سے سوال كيا گيا:

تجارت كے ليے خريدى گئى اراضى كى زكاة كا حساب كس طرح لگايا جائيگا ؟ آيا اس كى قيمت خريد كے مطابق يا كہ سال مكمل ہونے كى وقت كى قيمتوں كے مطابق ؟

تو كميٹى كا جواب تھا:

" تجارت كے ليے خريدى گئى ارضى تجارتى سامان ميں سے ہے، اور شريعت اسلاميہ ميں عام قاعده ہے كہ: تجارتى سامان كى سال مكمل ہونے پر قيمت لگائى جائے گى اور اس كى قيمت خريد كو مدنظر نہيں ركھا جائے گا چاہے وه قيمت زكاة واجب ہونے كے وقت زياده ہو يا كم، اور اس كى قيمت سے زكاة نكالى جائے گى، زكاة كى مقدار اڑھائى فيصد ہے، لہذا جس زمين كى قيمت مثلا ايك ہزار ريال ہو تو اس كى زكاة پچيس ريال ہو گى اور اسى طرح حساب كے ساتھ. اھـ

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (9 / 324).

اور زكاة كے نصاب كے متعلق سوال نمبر (42072) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے كہ سونے كى زكاة كا نصاب بيس دينار يعنى پچاسى گرام سونا ہے، اور چاندى كا نصاب دو سو درہم يا پانچ سو پچانوے (595) گرام چاندى ہے.

اور نقدى اور كرنسى (سعودى ريال يا دوسرى كرنسى) كا نصاب يہ ہے كہ سونے يا چاندى كے نصاب كو پہنچ جائے تو زكاة واجب ہو جاتى ہے، اور اس ليے كہ اس وقت چاندى كى قيمت سونے سے كم ہے، تو اب نقدى يعنى كرنسى

کا نصاب اتنی کرنسی ہے جو چاندی کے نصاب (595 گرام چاندی) کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر زکاۃ واجب ہو گی.

واللہ اعلم .